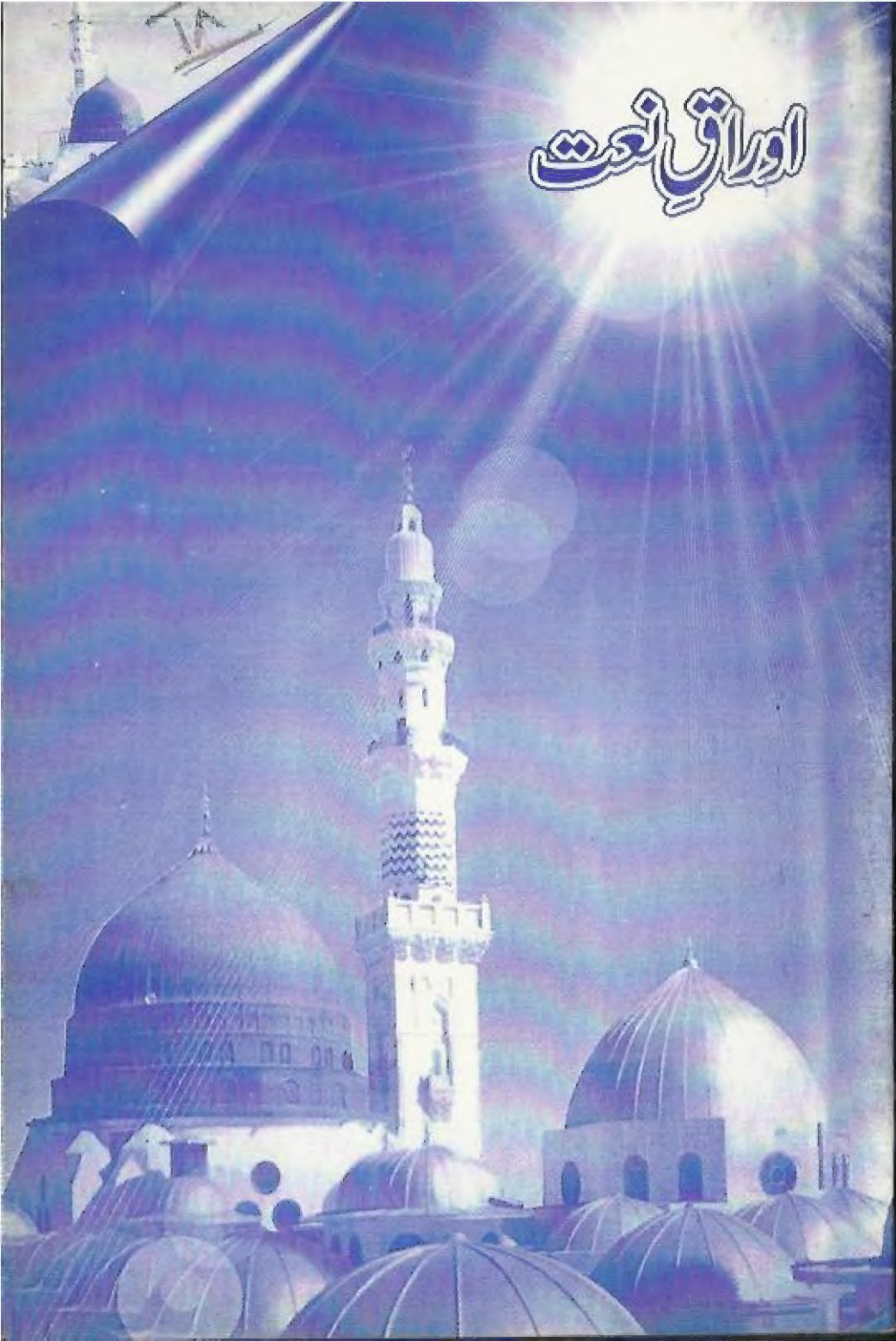


# اوراقِ نعت



# اوراقِ نعت

(شاعر کا اٹھارواں اُردو مجموعہ نعت)

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت رجسٹرڈ

لاہور



## اوراقِ نعت

شاعر

راجا رشید محمود

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور

چیئر مین سید بھوپندر نعت کونسل

صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

جنرل سیکرٹری، مجلسِ سخن رجسٹرڈ

مستند اعلیٰ انجمن خادمانِ اردو

پروف خواں : اظہر محمود

ڈیزائننگ : مدنی گرافکس فون 7230001

طابع : نیو فائن پرنٹنگ پریس لاہور

اشاعت اول : ۱۱-اپریل ۲۰۰۲

قیمت : ۱۰۰ روپے

ناشر:

راجا اختر محمود

ملکتیہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل۔ مسجد سڑک نمبر 5/10۔ نوشالا مارکالونی۔ ملتان روڈ لاہور فون:

7463684

اوراقِ نعت



## شیرازہ

- ورق ۱۲ ملی لطف نئی سے مجھ کو جنت ایک ہی پل میں  
 ہو جو کچھ ہوا وہ درحقیقت ایک ہی پل میں
- ورق ۱۵ چاہیے سرکار اب بھی خیر خواہی ہو ہو  
 آج بھی ہے حشر جیسی ہی چاہی ہو ہو
- ورق ۱۶ میں نے طیبہ میں رسا ہو کے جو پانی چھاؤں  
 نور ہی نور سراسر ہے ضیائی چھاؤں
- ورق ۱۷ دنیا میں پیہر کے سوا کوئی دکھا دے  
 بندے کو جو ظالمی دو عالم سے ملا دے
- ورق ۱۸ اک لمحہ مدح نئی تجھ کو کیا ملا  
 یہ جان لئے تقریب ذات خدا ملا
- ورق ۱۹ ناعت شہانہ روز جو بندہ دکھائی دے  
 ہنگامہ ہائے شہر میں تنہا دکھائی دے
- ورق ۲۰ آیت آیت میں جو سرور کا ہوا ذکر جمیل  
 میرے آقا کا ہے دنیا سے جدا ذکر جمیل
- ورق ۲۱ انھوں میں لبو دل کا بھامیری طرف سے  
 تب پیش ہوا حرف شامیری طرف سے
- ورق ۲۲ لب دل سے محبت کی جو اک لے سی نکلتی ہے  
 زباں پر آ کے وہ اشعار نعتوں کے اگلتی ہے
- ورق ۲۳ در سرکار کی دیکھوں جگلی ایک لمحے کو  
 اگر ہو جائے عزرائیل راضی ایک لمحے کو
- ورق ۲۴ زباں میری خدا کی تر جہاں ہے ایک مدت سے  
 مدح مصطفیٰ میں شادماں ہے ایک مدت سے
- ورق ۲۵ خدا نے جب سے کیا آشنا مدینے سے  
 کرم مدینے سے پایا عطا مدینے سے
- ورق ۲۶ مجھے تو پاس بلائے خدا مدینے سے  
 "مدینے لا کے" نہ لائے خدا مدینے سے
- ورق ۱ ہے کی اس حقیقت کا ہمیں اظہار کرتے ہی  
 ہوئی ہے حق کی رویت آپ کا دیدار کرتے ہی
- ورق ۲ زمانے بھر پہ آخر یہ حقیقت منکشف ہو کی  
 رسالت کے حوالے سے ہی وحدت منکشف ہو کی
- ورق ۳ یہ موت جہاں یہ احوال کیا کہنے  
 دیار پاک نئی میں دھال کیا کہنے
- ورق ۴ خاک، مدینہ سے جو اٹا ہے شعور شعر  
 میری عقیدوں کی جڑا ہے شعور شعر
- ورق ۵ یہ پل کے سر کے مل اس راہ میں جو آتی ہے  
 تو ملکب نعت ہمیں عاجزی سکھاتی ہے
- ورق ۶ کلام پاک میں جتنی بھی آجیں دیکھیں  
 خدا کی ان میں نئی سے محبتیں دیکھیں
- ورق ۷ مدح سرکار سے جب ہے شناسائی مری  
 حشر میں کام آئے گی یہ شعر پیالی مری
- ورق ۸ حرف مدت مرے آقا کو نہ کیوں بھایا ہو  
 عاجزی اور خجالت کا جو پیرایہ ہو
- ورق ۹ نعت و درود لب پر ہم نے سجائے یکساں  
 سب روگ اس طرح سے اپنے مٹائے یکساں
- ورق ۱۰ مدینے میں مئے الفت سے جو سرشار آئے ہیں  
 بندے ہاتھوں جھکے سر سے سر دربار آئے ہیں
- ورق ۱۱ وہ قلم حاصل ہوا ایسی زباں حاصل ہوئی  
 جس سے ذوقِ نشان بے نشان حاصل ہوئی
- ورق ۱۲ جو دیکھیں گے ہم روز حشر نئی کو  
 تو پائیں گے الطاف حشر نئی کو
- ورق ۱۳ نظر حیرتی مدح مصطفیٰ میں ہو جو حاصل پر  
 نہ جانے کیسے کیسے راز کھل جائیں ترے دل پر



ورق ۱۷ نہ ہو جو بعد حد بغض اور کینے سے  
 قومت نکادہ کبھی جالیوں کو سینے سے  
 ورق ۱۸ وہ چہرہ نہ کیوں لائق توصیف و ثنا ہو  
 جو گردہ و ہنر سے اتنا ہو  
 ورق ۱۹ تحریر پہ اندازہ تاثیر عطا ہو  
 سرکارِ مہ افس کی عجب عطا ہو  
 ورق ۲۰ بے قدر ہیں ہم جب توقیر عطا ہو  
 محبوب خدا راجع توقیر عطا ہو  
 ورق ۲۱ اے شاہِ عرب! خلعت توقیر عطا ہو  
 ہے حسن طلب! خلعت توقیر عطا ہو  
 ورق ۲۲ تمہارے ہوئے سرکار کا دامن مرے ماں باپ  
 محشر میں بھی ہیں خداں و فرماں مرے ماں باپ  
 ورق ۲۳ لیس لب جب اس کو سرور کا میسر ہو گیا  
 محترم تا حشر ہم کو ایک پتھر ہو گیا  
 ورق ۲۴ بے ہنر بے علم مجھ سا نعت گستر ہو گیا  
 پست قامت ہر طرح سے تھا قد آور ہو گیا  
 ورق ۲۵ مظہر نور ازل نور ازل میں کھو گیا  
 "عکس خود عکاس کے جلوؤں کا دیکر ہو گیا"  
 ورق ۲۶ ہو پس نظر میں جس کے عرشِ جنت پیش نظر میں  
 اک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے نہت کشور میں  
 ورق ۲۷ کیفیت حقیقت تک آگئی فسانے سے  
 کیا پلٹ گئی کایا مصطفیٰ کے آنے سے  
 ورق ۲۸ خوش ہو سرکار کے تشریف یہاں لائے؟  
 اپنے ایمان کو جانچو اسی پیمانے سے  
 ورق ۲۹ فرمائے گا خدا بھی تری التجا قبول  
 ہو جائے مگر بدار کو مصطفیٰ قبول  
 ورق ۳۰ پسند کرتا ہے گلتا ہے میرا رب مجھ کو  
 دیا جو ورق ثنائے شہِ عرب مجھ کو  
 ورق ۳۱ جو نام آقا و مولانا کا ہو غلام کے ساتھ  
 لے کی مغفرت اس کو اس التزام کے ساتھ  
 ورق ۳۲ کرتی ہے آج نعت رقم میری چشم نم  
 رکھتی ہے چاہوں کا بھرم میری چشم نم  
 ورق ۳۳ جس کو آقا پہ اعتماد رہا  
 زندگی بھر وہ شخص شاد رہا  
 ورق ۳۴ شدت حدت میں آنکھوں کی فی کام آگئی  
 خوش سرور حشر میں شرمندگی کام آگئی  
 ورق ۳۵ لطف جب سرکار کی نظر کرم فرما گئی  
 لے کے مجھ کو ساتھ سوئے طیب و بھلا گئی  
 ورق ۳۶ کر لے جو رقم تعجب نمی دیدہ نم شاد  
 طیب سے اُنڈ آئے گا اک بھر کرم شاد  
 ورق ۳۷ کوئی حضور سا دنیا میں خوش بھال نہیں  
 وہ بے مثال ہیں ان کی کوئی مثال نہیں  
 ورق ۳۸ رسول پاک کا احقر پہ کم نوال نہیں  
 اگرچہ میرے لیوں پر کوئی سوال نہیں  
 ورق ۳۹ دستِ رحمت سے چھڑا تارِ دہابِ رحمت  
 کھل گیا عاصیوں کے واسطے بابِ رحمت  
 ورق ۴۰ مقبولِ جبرِ جو ہوا ایک ندامت  
 امراضِ خطا کی ہے دوا ایک ندامت  
 ورق ۴۱ وقفِ نعت اپنے قلم کو دیکھ کر  
 خوش ہوئے سرکار ہم کو دیکھ کر  
 ورق ۴۲ بس اک نگاہ کرم تا حیات کافی ہے  
 حضور کا یہ مجھے التفات کافی ہے  
 ورق ۴۳ دل میں ہے اللہ سرور کا اُچھلا موجود  
 نورِ خورشید و قمر بر میں ہے گویا موجود

## ورق ۱

بنے گی اس حقیقت کا ہمیں اظہار کرتے ہی  
 ہوئی ہے حق کی رویت آپ ﷺ کا دیدار کرتے ہی  
 در سرور ﷺ پہ جب "جاء وک" کے ارشاد پر آئے  
 پیامِ مُرتگاری آیا راستغفار کرتے ہی  
 میں اکرامِ رسولِ پاک ﷺ کی وادی میں جا پہنچا  
 بنی دریائے اخلاص و عقیدت پار کرتے ہی  
 پڑے گی رب اکرم کی نگاہِ لطف زا ہم پر  
 غلامانِ حبیبِ کبریا ﷺ سے پیار کرتے ہی  
 سندیسہ آ گیا رضواں کا جنت کے لیے ہم کو  
 دیارِ سرور و سرکار ﷺ کا دیدار کرتے ہی  
 سہارا ہم کو جب ہر اک قدم پر اس کا ملتا ہے  
 بنے گی رحمتِ سرکار ﷺ کا پرچار کرتے ہی



تکبر سے بچے رہنا نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا  
پکڑ میں آ گیا رابلیس راغبہ کرتے ہی

کروں گا سامنا سرکار ﷺ کا محشر میں کس منہ سے  
خجالت ہو گی دامن گیر آنکھیں چار کرتے ہی  
زمانے نے انھیں دیکھا ہے عفو و درگزر کرتے  
نبی ﷺ کو پایا ہر اک شخص نے ایثار کرتے ہی

سر میزاں بہ استعجاب سب لوگوں نے یہ دیکھا  
ملا چھٹکارا ہم کو مدحت سرکار ﷺ کرتے ہی

ہم ایسے بے بضاعت لوگ جا پہنچے مدینے میں  
رہے احباب اپنے آپ کو تیار کرتے ہی

ہدف لطف پیہر ﷺ کا بنا محمود سا عاصی  
بہ حسن عاجزی جبل انا رسما کرتے ہی



## ورقہ ۲

زمانے بھر پہ آخر یہ حقیقت منکشف ہو گی  
رسالت کے حوالے سے ہی وحدت منکشف ہو گی  
اسی پر جلوہ ہائے طور کا معنی عیاں ہو گا  
کہ جس پر شہر طیبہ کی لطافت منکشف ہو گی  
جو یؤذون اور اغنہم کی گہرائی میں جائے گا  
خدا و مصطفیٰ ﷺ کی اُس پہ قربت منکشف ہو گی  
جو قرآن کی اک اک آیت میں اس کی جھلکیاں دیکھے  
اسی پر نعت گوئی کی حلاوت منکشف ہو گی  
سوالوں پر نہیں جب نام پیہر ﷺ لے رہا ہوں گا  
فرشتوں پر سر محشر محبت منکشف ہو گی  
اگر مغرب کو رخ ہو گا مرا باب العوالی سے  
نبی ﷺ کی نعت سے جذبوں کی شدت منکشف ہو گی



### ورقہ ۳

کرو گے غور جب کُنْتُ نَبِیًّا والی صورت پر  
تو تکوینِ عوالم کی بھی غایت منکشف ہو گی

وصالِ حق کی نیت سے جو قرآن کی تلاوت ہو  
تو جَاءَ وَکْتُ سے سرور ﷺ کی وساطت منکشف ہو گی

دمِ میثاق اور اقصیٰ میں تو تھی روزِ محشر بھی  
رسولوں پر پیمبر ﷺ کی فضیلت منکشف ہو گی

کبھی تفسیر ہو گی علمِ باطن سے ”رَفَعْنَا“ کی  
تو پھر سرور ﷺ کی عظمت اور رفعت منکشف ہو گی

مری فطرت میں ہے الفت حبیبِ ربِّ اکرم ﷺ کی  
جو اہلِ عشق ہیں ان پر یہ فطرت منکشف ہو گی

تَعَجُّبِ میرے شغلِ نعت پر محمود کرتے ہیں  
تو آئندہ کسی وقت اس کی حکمت منکشف ہو گی



یہ موت حَبْدًا، یہ مارتحال، کیا کہنے!

دیارِ پاکِ نبی ﷺ میں وصال کیا کہنے

ہے ہر رجعت سے نبی ﷺ کی نظیر ناممکن

وہ ہر حوالے سے ہیں بے مثال کیا کہنے

بغور دیکھ ہمہ وقت نعت پیرا میں

یہ شرق و غرب، جنوب و شمال کیا کہنے

دَنَا کے قصر میں قَوْسِین کی ہوئی قربت

خدا کا بندے سے یہ راتصال کیا کہنے

مدینے آیا ہوں تو گویا ہو گیا ہوں میں

رسا بارگہ ذوالجلال کیا کہنے

زمانہ حشر تک کھائے گا خوانِ نعت سے

رسولِ پاک ﷺ کا جُود و نوال کیا کہنے



4

## ورقِ نعل

خاکِ مدینہ سے جو اُٹا ہے شعورِ شعر  
میری عقیدتوں کی جزا ہے شعورِ شعر  
مختص رکیا ہے نعت ہی کے واسطے اسے  
جب سے مجھے خدا نے دیا ہے شعورِ شعر  
سب کے لیے یہ فیض رساں ہے نتیجتاً  
دریوزہ گر نبی ﷺ کا سدا ہے شعورِ شعر  
جو بے ثبات حُسن کی مدحت میں ہیں مگن  
اُن شاعروں سے میرا جدا ہے شعورِ شعر  
یہ ہے ثنائے شاہِ ہدیٰ ﷺ میں لگا ہوا  
یوں رہ نوردِ راہِ ہدیٰ ہے شعورِ شعر  
کیسے یہ بارگاہِ نبی ﷺ تک رسا نہ ہو  
میرے ضمیر کی جو صدا ہے شعورِ شعر

نبی ﷺ کے نامِ مبارک سے سارے رنجِ مٹے  
ہر ایک زخم کا اک اندمال کیا کہنے  
رہی نہ نعت سے دوری نہ ہو گی آئندہ  
ہمارا فردا و ماضی و حال کیا کہنے  
نبی ﷺ کا شہرِ حسیں تک بھی یوسفِ ستاں ہے  
تو پھر خود آپ کا حسن و جمال کیا کہنے  
نبی ﷺ کی نسبتیں ساری ہیں لائقِ عزت  
مرے حضور ﷺ کے اصحاب و آل کیا کہنے  
میں چند دن میں بھی چھوٹا نہیں سماتا ہوں  
گزارتے ہیں جو طیبہ میں سال کیا کہنے  
نبی ﷺ کے دین پہ محمودِ موت تک چلنا  
یہی ہے راہِ رہِ اعتدال! کیا کہنے

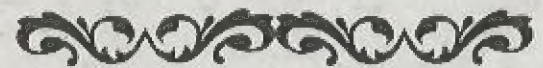




5  
**ورقہ**

یہ چل کے سر کے بل اس راہ میں جو آتی ہے  
 تو رکک نعت ہمیں عاجزی سکھاتی ہے  
 جو میری روح ہے سرشارِ الفت سرور  
 زباں بھی مدحِ رسولِ خدا ﷺ سناتی ہے  
 کبھی نہ چھوڑتے ہم کو علاقِ دنیا  
 ہماری جان مدحِ نبی ﷺ چھڑاتی ہے  
 مری تمنا ہے اُس رہگزر پہ چلتا رہوں  
 درِ حبیبِ خدا ﷺ کی طرف جو جاتی ہے  
 کبھی تو آئیں گے سرکارِ مجلہ جاں میں  
 اُمید روزِ مرا طاقِ دل سجاتی ہے  
 رُلا رہی ہو اگر میری معصیت مجھ کو  
 نوید ”طالح“ رلی کی مجھے ہنساتی ہے

اس سے خدا کی حمد یا نعتِ رسول ﷺ ہو  
 بس ایسی شکل ہی میں روا ہے شعورِ شعر  
 سب حاجتیں اسی کے سبب پوری ہو گئیں  
 گویا کہ ایک دستِ دعا ہے شعورِ شعر  
 واقف ہے یہ ختمین و اُحد اور ہڈر سے  
 اور روشناسِ ثور و حرا ہے شعورِ شعر  
 اس کی طرف نہ کیسے جھکیں گے سرانِ دہر  
 طیبہ کی سمت کو جو جھکا ہے شعورِ شعر  
 اس کے بغیر جذبوں کو ملتی نہ تھی زباں  
 یوں اپنا اعتبارِ وفا ہے شعورِ شعر  
 دیکھو تو صرف ہے دلِ محمود کی صدا  
 سوچو تو ایک شہرِ نوا ہے شعورِ شعر





## ورقہ

کلام پاک میں جتنی بھی آیتیں دیکھیں  
خدا کی اُن میں نبی ﷺ سے محبتیں دیکھیں

جو صاحبان بصیرت ہوئے ہیں ان سب نے  
ہر ایک قول پیغمبر ﷺ میں حکمتیں دیکھیں

نبی ﷺ کی ثور و حرا میں جو خلوتیں پائیں  
مُحَنِّین اور اُحد میں شجاعتیں دیکھیں

یہ خُلق سرور کونین ﷺ کا کرشمہ تھا  
ہر ایک دل پہ انہی کی حکوتیں دیکھیں

مرے دماغ نے سوچی ہیں مدحتیں ان کی  
تو میرے قلب نے ان کی عنایتیں دیکھیں

علاقہ ہو گیا اپنا شکوہ و عظمت سے  
جو خاک پاکِ مدینہ کی شوکتیں دیکھیں

عمل تو اپنا جہنم کے باسیوں کا رہا  
شفاعت ان ﷺ کی مرا حوصلہ بڑھاتی ہے

اُسی پہ چلنے میں فوز و فلاح ہے ممکن  
اطاعت آپ ﷺ کی جو راستا دکھاتی ہے

میں اپنی طبع کی موزونیت کا شاکر ہوں  
نیا جو نعت کا مضمون مجھے سُجھاتی ہے

وہی تو ہستی قیامت میں معتبر ہو گی  
نبی ﷺ کے نام کو سن کر جو سر جھکاتی ہے


خدا حضور ﷺ کی اُمت پہ اپنا فضل کرے  
یہی دعا ہے جو ہر وقت لب پہ آتی ہے

فضائے طیبہ یہ محمود لائی ہے پیغام  
بقیچ پاک کی مٹنی تجھے بُلّاتی ہے





نبی ﷺ کے گھر کے قرین ایک باغ جنت کیا  
 قدم قدم پہ وہاں ہم نے جنتیں دیکھیں  
 ضمیر وقت نے چشم فلک نے اور میں نے  
 فضائے شہر نبی ﷺ کی کھانتیں دیکھیں  
 وہیں پہ اُمتِ عاصی کی بخششیں مانگیں  
 نبی ﷺ نے اپنی جو خالق سے قربتیں دیکھیں  
 ملی ہیں نکلیاں مدحِ رسول ﷺ کی ہم کو  
 ہیں اور لوگ جنھوں نے تمازتیں دیکھیں  
 سحابِ وصل کو لاہور کی طرف بھیجا  
 مرے حضور ﷺ نے میری جو رقتیں دیکھیں  
 مجھے بچایا حساب و کتاب سے محمود  
 جو نبی حضور ﷺ نے میری خجالتیں دیکھیں



## ورقِ نعل

مدحتِ سرکار ﷺ سے جب ہے شناسائی مری  
 حشر میں کام آئے گی یہ شعر پیائی مری  
 میری عزت ہے یہاں بھی میرے آقا ﷺ کے طفیل  
 ہو نہیں سکتی قیامت میں بھی رسوائی مری  
 شعر کی محفل ہو یا خطبات کا ہو سلسلہ  
 نعت و سیرت کے لیے ہے بزمِ آرائی مری  
 مدحتِ آقا ﷺ میں کرتا ہوں میں جب فکرِ سخن  
 جلتیں آباد کر دیتی ہے تنہائی مری  
 میرے آقا ﷺ کی نگاہوں میں پذیرا ہو گئی  
 بحر اور بے مائیگی میں ناصیہ سائی مری  
 میری تو ددھیال بھی ننھیال بھی مداح تھی  
 الفِ سرور ﷺ خصوصیت ہے آبائی مری



یہ جہارت ہے لیکن ناپسندیدہ نہیں  
مدحت محبوب حق ﷺ میں عرش پیکاری مری

عرض کا دورانیہ جب ہو گیا اُنچاس سال  
ہو گئی آخر مدینے میں پذیرائی مری

میرے دل میں الفت آقا ﷺ کا جذبہ دیکھ کر  
خود نظر آتی رہی جنت تمنائی مری

مفتخر ہونا کہ ہوں میں اُمت سرکار ﷺ میں  
ہے نگاہ خالق و مالک میں دانائی مری

رکھ محبت آپ ﷺ سے اور کر اطاعت آپ کی  
بات گوش ہوش سے سُن لے مرے بھائی مری

پوچھتے کیا ہو کہ کیوں محمود پڑھتا ہوں درود  
اُس نظر میں آؤں یہ ہے علت غائی مری



8  
**ورقِ نعلین**

حرفِ مدحت مرے آقا ﷺ کو نہ کیوں بھایا ہو  
عاجزی اور خجالت کا جو پیرایہ ہو

خالی ٹوٹا ہی نہیں کوئی نبی ﷺ کے در سے  
شرط اتنی ہے عقیدت سے یہاں آیا ہو

دوستوں! مجھ سے قسم جیسی بھی چاہو لے لو  
درِ سرور ﷺ کے سوا ہاتھ جو پھیلایا ہو

جسیر افکار میں ہے جیسے زرِ نعت یہاں  
کاش حاصل سرِ محشر بھی یہ سرمایہ ہو

اتنی قرآن میں ہے فردوس بریں کی تعریف  
جیسے وہ قُبۃ خضرا کا خنک سایہ ہو

گویا اُس شخص نے پائی ہے عنایت رب کی  
جس نے الطافِ پیمر ﷺ کا مزا پایا ہو



## ورقِ نعلین

نعت و درود لب پر ہم نے سجائے یکساں  
 سب روگ اس طرح سے اپنے مٹائے یکساں  
 مدح رسول ﷺ ہم کو اُس مدرسے میں لائی  
 اسباقِ عشق و الفت جس نے پڑھائے یکساں  
 جو ذکرِ حق کرے گا وہ کامیاب ہو گا  
 ذکرِ نبی ﷺ اگر وہ دل میں بسائے یکساں  
 آقا ﷺ نے بھی رکھا ہے اک جیسا دستِ شفقت  
 نعماتِ نعتِ سرور ﷺ ہم نے بھی گائے یکساں  
 دیکھا خدا کا گھر بھی اور مصطفیٰ ﷺ کا در بھی  
 بطحا جو ہم گئے ہیں طیبہ بھی آئے یکساں  
 ثور و حنین و صفہ پہ قلبِ عاشقان میں  
 آقا ﷺ نے ہر جگہ پر جلوے دکھائے یکساں

سربلند ایک وہی تو ہے کہ جس کے سر پر  
 سایہ لطف و عنایت نبی ﷺ چھایا ہو  
 حفظِ ناموسِ پیغمبر ﷺ میں جو کوشاں نہ ہوا  
 میرا دشمن ہے اگرچہ مرا ماں جایا ہو  
 اُس کو سرور ﷺ نہ بھلائیں گے کبھی محشر تک  
 گیت جس شخص نے الفت کا کبھی گایا ہو  
 تو جہی رنج و غم و درد کا معنی سمجھے  
 زخمِ مہجوری طیبہ کا اگر کھایا ہو  
 یوں پہنچتا ہوں درِ پاکِ نبی ﷺ پر ہر سال  
 جیسے خود کوئی فرشتہ مجھے لے آیا ہو  
 مُفتخرِ نعت پہ البتہ رہا ہے محمود  
 اور کسی کام پہ شاید ہی یہ اترایا ہو





## ورقہ

مدینے میں مئے الفت سے جو سرشار آئے ہیں  
 بندھے ہاتھوں، جھکے سر سے، سر دربار آئے ہیں  
 چلن تبدیل فرمایا ہے آقا ﷺ نے زمانے کا  
 تمدن کو بدلنے کے لیے سرکار ﷺ آئے ہیں  
 در سرکار ﷺ پر آئے ہیں ہم سے پُر معاصی بھی  
 اگر ابرار آئے ہیں، اگر اخیر آئے ہیں  
 نظر آنے لگے ہیں مجھ کو بھی اسرارِ عالم کے  
 نگاہوں میں مدینے کے جوئی اَنوار آئے ہیں  
 اگر ہم کو نہ کرنی تھی مدحِ سرورِ عالم ﷺ  
 تو کیا ہم اس جہاں میں دوستو بیکار آئے ہیں؟  
 نبی ﷺ نظرِ کرم فرمائیں گے تو بوجھ اتریں گے  
 لیے پیٹھوں پہ اپنی کبوت و ادبار آئے ہیں

محروم اس سے کوئی مخلوق بھی نہ پائی  
 اَطاف ان کے سب نے دنیا میں پائے یکساں  
 حسنِ عمل کے پھل سے جو کھیتیاں تھیں خالی  
 لطفِ نبی ﷺ کے بادل ان پر بھی چھائے یکساں  
 دیکھا ہے کوئی ایسا صابر بھی اور نڈر بھی؟  
 طائف میں اور اُحد میں جو زخم کھائے یکساں  
 الطاف و التفات و اکرام میں سبھی ہیں  
 سرکار ﷺ کی نظر میں اپنے پرانے یکساں  
 تم ایک اک صحابی کے ہر عمل کو دیکھو  
 آنکھوں میں دل میں جاں میں آقا ﷺ سائے یکساں  
 اک بار سال بھر میں محمود پر کرم ہو  
 حرمین دونوں خالق مجھ کو دکھائے یکساں





## ورقہ

وہ قلم حاصل ہوا ایسی زباں حاصل ہوئی  
 جس سے توفیق نشان بے نشان حاصل ہوئی  
 آشنائے نعت مجھ کو کبریا نے کر دیا  
 یوں شناسائی الفاظ و بیاں حاصل ہوئی  
 سرور و سرکار ﷺ کی مدحت سے ناتا جڑ گیا  
 خاک کو یوں رفعتِ ہفت آسمان حاصل ہوئی  
 وہ نگاہِ خالق ہر دو جہاں میں آ گیا  
 جس کو بھی محبوبِ خالق ﷺ کی اماں حاصل ہوئی  
 دو جہاں کی نعمتوں کا حاصل گویا ملا  
 جب بھی بختوں کو خاکِ آستان حاصل ہوئی  
 میں نے دیکھا جا رہا تھا سُوائے طیبہ کارواں  
 اے تعالیٰ اللہ! گردِ کارواں حاصل ہوئی

شفا یابی مقدر ہو گئی ان کا مدینے میں  
 جو روحانی و جسمانی یہاں بیمار آئے ہیں  
 مہینا یہ مجھے بھاتا ہے دیگر سب مہینوں میں  
 ربیع الاول میں جب مرے سرکار ﷺ آئے ہیں  
 سر میدانِ محشر جیت ان کے پاؤں چومے گی  
 جو طیبہ کے گلی کوچوں میں جی کو ہار آئے ہیں  
 ہمیں لگتا ہے گویا بادشاہوں میں ہے نام اپنا  
 جو نبی دولت سرا پران ﷺ کی ہم نادار آئے ہیں  
 یہ پہلی بار ہے شہرِ نبی ﷺ میں میرے خاے پر  
 مدحِ سرورِ کونین ﷺ کے اشعار آئے ہیں  
 نبی ﷺ کے شہر کی محمودِ حرمت ہے کہ اس جا پر  
 سرِ عجز و ندامت خم کیے اُبرار آئے ہیں

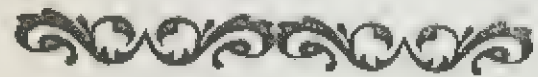




## ورقہ

جو دیکھیں گے ہم روزِ محشر نبی ﷺ کو  
 تو پائیں گے الطافِ گستر نبی ﷺ کو  
 اگر دیکھنا ہو کرمِ کبریا کا  
 تو دیکھو مرے بندہ پرور نبی ﷺ کو  
 ستاروں کی مانند ہیں سب صحابہؓ  
 جو دیکھا کیے نورِ پیکر نبی ﷺ کو  
 تمہیں ہر قدم پر ملے کامرانی  
 کرو زندگی میں جو رہبر نبی ﷺ کو  
 کبھی تم جو کر بیٹھو ظلمِ اپنی جاں پر  
 کرو عرضِ طیبہ میں آ کر نبی ﷺ کو  
 صحابہؓ بھی کفار بھی دیکھتے ہیں  
 پکاریں جو منہ میں کنکر نبی ﷺ کو

حفظِ ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ کا فیض ہے  
 جانثاروں کو حیاتِ جاوداں حاصل ہوئی  
 سارے میزاں کے فرشتے دیکھتے ہی رہ گئے  
 اور شفاعت سب گنہگاروں کو ہاں حاصل ہوئی  
 مومنوں کو اسوۂ سرکار ﷺ کے فیضان سے  
 ظلم سے لڑنے کی بھی تاب و توان حاصل ہوئی  
 عاشقِ محبوبِ رب ﷺ حضرت اویسؓ پاک تھے  
 یہ سُنَد ان کو بھی بعدِ امتحان حاصل ہوئی  
 حشر میں بھی رشتگاری ان کے دم سے پائیں گے  
 ہر مسرت جن کے صدقے میں یہاں حاصل ہوئی  
 کبدا محمودؓ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم  
 ترجمانِ قلب و روح و جاں زباں حاصل ہوئی



## ورقہ

نظر تیری مدح مصطفیٰ ﷺ میں ہو جو حاصل پر  
 نہ جانے کیسے کیسے راز کھل جائیں ترے دل پر  
 نبی ﷺ جو دین لائے ہیں وہی دنیا میں اکمل ہے  
 یہ ہے اظہر من الشمس آج ہر اک مرد عاقل پر  
 دل دریوزہ گز ان کے در دولت پہ حاضر ہو  
 نگاہ لطف و جود و بذل فرماتے ہیں ساکل پر  
 درود پاک آقائے جہاں ﷺ سنت خدا کی ہے  
 حقائق منکشف کیسے نہ ہوں گے اس کے عامل پر  
 مدینے کی طلب میں ہے رسائی خلد کی مضمحل  
 جو اس رستے کا راہی ہے وہ جا پہنچے گا منزل پر  
 نہ کر پائے کبھی وہ زندگی بھر قصد طیبہ کا  
 اگر جائے کوئی دنیا زدہ اپنے مسائل پر

ہمیں کیا ہو احساس جذبول کا اس کے  
 کوئی پائے جب دل کے اندر نبی ﷺ کو  
 ہو مصروفیت میری اُن کی ثنا میں  
 نظر آؤں ایسے میں اکثر نبی ﷺ کو  
 درود ان پہ تم آج پڑھتے رہو گے  
 تو پاؤ گے محشر میں یادِ نبی ﷺ کو  
 جو میثاق رب سے کیا تھا تو کیسے  
 نہ تسلیم کرتے حمیم نبی ﷺ کو  
 مجھے دے سزا رب تو دے کاش لیکن  
 دکھائے نہ عصیاں کے دفتر نبی ﷺ کو  
 میں محمود جب بابِ جبریل پر تھا  
 نظر آ رہا تھا جھکا سر نبی ﷺ کو





تولائی مرے آقا ﷺ کے سب ان کی نظر میں ہیں  
 کرم سرکار ﷺ فرماتے ہیں ہر اک قلب مائل پر  
 دیار آقا و مولا ﷺ میں جانے کے لیے میں نے  
 بھروسہ کب کیا ہے دوستو مالی و سائل پر  
 کہ یہ گاتے پھریں مدح رسول پاک ﷺ کے نغمے  
 ہوئے ہیں چہچہ نازل اسی خاطر عنادل پر  
 مُسن ہو کر بھی ہوں میں چاق و چوبند اس لڑائی میں  
 اگر دشمن خدا و مصطفیٰ ﷺ کا ہے مقابل پر  
 یہ فصل کبریا کی ایک صورت ہے کہ احقر کو  
 پیمبر ﷺ کی محبت نے رکھا بطلانِ باطل پر  
 ”اُنْزِلَ الْيَرْسُولُ اللّٰهُ ﷻ“ جب دل سے کہا اس نے  
 تو قابو پا لیا محمود نے ہر ایک مشکل پر



## ورق ۱۵

ملی لطفِ نبی ﷺ سے مجھ کو جنت ایک ہی پل میں  
 ہوا جو کچھ ہوا وہ درحقیقت ایک ہی پل میں  
 مصائب ہیں تو ہوں تحریر میری لوحِ قسمت پر  
 بدل دیں گے مقدر میرا حضرت ﷺ ایک ہی پل میں  
 پیمبر ﷺ با وضو آنکھوں کے آنسو پونچھ دیتے ہیں  
 مددگار اس طرح ہوتی ہے رقت ایک ہی پل میں  
 نبی ﷺ کے نام کا نعرہ سنا تو اس کو سنتے ہی  
 اڑی طاغوت کے چہرے کی رنگت ایک ہی پل میں  
 گرفتارِ مصائب دیکھتے ہی نام لیوا پر  
 کرم فرما ہوئے آقا ﷺ بجلت ایک ہی پل میں  
 نگاہِ لطفِ سرور ﷺ سے نہ جب تک معجزہ دیکھے  
 بدلتی ہے کہیں انساں کی فطرت ایک ہی پل میں

سر محشر زباں عاصی کی یوں تو کھل نہیں سکتی  
 نبی ﷺ آئے تو ہوگی دور لکنت ایک ہی پل میں  
 پکارے گا مدد کے واسطے جس وقت تُو ان کو  
 تو سر سے ساری ٹل جائے گی آفت ایک ہی پل میں  
 جو کس گرنے لگوں گا لڑکھڑا کر پل سے دوزخ میں  
 مدد فرمائے گی آقا ﷺ کی نصرت ایک ہی پل میں  
 سوا نیزے پہ سورج ہوگا لیکن نام سرور ﷺ سے  
 بدل جائے گی ٹھنڈک میں وہ حدت ایک ہی پل میں  
 جو نبی لب پر ”اَعْشِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ“ آئے گا  
 نہ کیوں چھوڑے گی پنڈ اپنا مصیبت ایک ہی پل میں  
 نظر میری پڑی محمود جب اس سبز گنبد پر  
 سمجھ میں آ گئی طیبہ کی حرمت ایک ہی پل میں



## ورقِ نعل

چاہیے سرکار ﷺ اب بھی خیر خواہی ہو بہو  
 آج بھی ہے حشر جیسی ہی تباہی ہو بہو  
 راز ”مَا يَنْطِقُ“ سے کھولا ہے کلام اللہ نے  
 بات بات آقا ﷺ کی ہے نطق الہی ہو بہو  
 یا خدا ہے یا پیغمبر ﷺ سے مدد چاہا کرو  
 آسرا ان کا ہے رب کا آسرا ہی ہو بہو  
 جیسے ہیں طیبہ میں آقا ﷺ ہر جگہ دنیا میں بھی  
 ویسی ہی سرکار ﷺ کی ہے جلوہ گاہی ہو بہو  
 آج بھی سرکار ﷺ رحمت ہیں جہانوں کے لیے  
 ہو گی روزِ حشر بھی رحمت پناہی ہو بہو  
 دعویٰ الفت جو ہے سرور ﷺ سے وہ باطل ہوا  
 گر رہی اپنے گناہوں کی سیاہی ہو بہو



## ورقنا

میں نے طیبہ میں رسا ہو کے جو پائی چھاؤں  
 نور ہی نور سراسر ہے نیائی چھاؤں  
 مستقل سایہ تو الطاف پیبر ﷺ کا ہے  
 اور ہر چھاؤں ہے دنیا کی ہوائی چھاؤں  
 میری تخیل میں شادایاں در آئی ہیں  
 گنبد سبز کی جس وقت سے چھائی چھاؤں  
 ہم چلے جب بھی در سرور عالم ﷺ کی طرف  
 دور سے ہم کو فرشتوں نے دکھائی چھاؤں  
 دھوپ عصیاں کی مرے پاس پھٹکتی کیسے  
 روح و جاں میں مرے سرور ﷺ نے بسائی چھاؤں  
 سایہ گنبد سرکار ﷺ کی کیا پوچھتے ہو  
 جانفزا روح فزا ہے مرے بھائی چھاؤں

سامنے تھے تو بھی کرتے تھے مدد ہر ایک کی  
 پردہ فرمایا ہے پر ہے داد خواہی ہو بہو  
 بیت مقدس کی طرح، میثاق کے دن کی طرح  
 حشر میں ہے انبیاء کی سربراہی ہو بہو  
 جیسے ہیں انسان مشغول مدح مصطفیٰ ﷺ  
 ہیں ملک، شجر و حجر اور مرغ و مانی ہو بہو  
 عابدوں کے ساتھ عصیاں کار لوگوں کے لیے  
 آقا و مولا ﷺ کی ہے غفراں پناہی ہو بہو  
 رادعائے الفت سرکار ﷺ رکھو اس طرح  
 نطق کے ہمراہ دل کی ہو گواہی ہو بہو  
 نام تو محمود لیتا ہے مدینے کا نقطہ  
 ہے مگر اُمُّ الْقُرْیٰی کا بھی یہ راہی ہو بہو



عافیت اور طمانینت و رحمت پائی  
 میں نے مداحی سرور ﷺ کی جو پائی چھاؤں  
 میرے احباب نے کیس شہر نبی ﷺ کی باتیں  
 حدت دہر میں کیا یاد دلائی چھاؤں  
 سایہ رحمت سرور ﷺ سر محشر مل جائے  
 ہے تمازت کے مرض کی جو دوائی چھاؤں  
 کیا خنک تابیاں در آئی ہیں اپنی جاں میں  
 دل میں جب روضہ آقا ﷺ کی سائی چھاؤں  
 شہر آقا ﷺ کی ہر اک چیز بھلی لگتی ہے  
 دھوپ طیبہ کی جو پائی تو بھلائی چھاؤں  
 فرق محمود کو محصور کیے رکھتی ہے  
 قبۃ پاک پیمبر ﷺ کی خدائی چھاؤں



## ورق نعیم

دنیا میں پیمبر ﷺ کے سوا کوئی دکھا دے  
 بندے کو جو خلاق دو عالم سے ملا دے  
 مائل کوئی ہوتا ہے جہی مدح نبی ﷺ پر  
 توفیق کسی شخص کو جب اُس کا خدا دے  
 سرکش سبھی ہو جائیں گلوں سر ترے آگے  
 تو نام نبی ﷺ سن کے جو سراپنا جھکا دے  
 ”الطَّالِحُ لَیَّ“ جب مرے سرکار ﷺ کہیں گے  
 پھر کون فرشتہ ہے جو عاصی کو سزا دے  
 جب نام نبی ﷺ لب پہ ترے آ ہی گیا ہے  
 ہر درد و غم و رنج کو تو دل سے بھلا دے  
 آقا ﷺ تو ہیں آقا نہیں کم ان کی ثنا بھی  
 لوگوں کو بُصیری کا قصیدہ بھی شفا دے



## ورقنا

اک لمحہ مدح نبی ﷺ تجھ کو کیا ملا  
 یہ جان لے 'تقرب ذات خدا ملا  
 آقا حضور ﷺ آپ سے کیا ہے چھپا ہوا  
 نکلا وہ راہزن ہمیں جو رہنما ملا  
 جو لامکان و عرش بریں کا نہیں کمیں  
 شہر رسول پاک ﷺ سے اس کا پتا ملا  
 کہتا ہوں سچ تو کرتا نہیں ہوں مدہانت  
 یہ حوصلہ نبی ﷺ کے تصدق سدا ملا  
 دنیا میں تو وفا کی فقط ہیں کہانیاں  
 طیبہ میں جو بھی فرد ملا باوفا ملا  
 پڑھوائی رب نے نعت پیبر ﷺ کے سامنے  
 مشق سخن کا حشر کے دن یہ صلہ ملا

وہ حرمت طیبہ کی حقیقت کو سمجھ لے  
 اللہ کسی شخص کو جو ذہن رسا دے  
 سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوا رب کے علاوہ  
 کوئی نہیں ایسا جو طلب سے بھی سوا دے  
 کرتا رہے باتیں جو کوئی شہر نبی ﷺ کی  
 اس شخص کو دنیا ہی میں رب کیوں نہ جزا دے  
 فرماتے ہیں سرکار ﷺ سماعت بھی مدد بھی  
 کوئی جو انھیں اپنے تہ دل سے صدا دے  
 جب حشر کے عالم میں رمی جاں پہ بنی ہو  
 خالق مجھے مداحی سرور ﷺ کا صلہ دے  
 پھر دیکھ عطا کرتے ہیں کیا کچھ ترے آقا ﷺ  
 محمود ترا کام ہے یہ ہاتھ بڑھا دے



فطرت مگن ہے مدح رسول کریم ﷺ میں  
 آواز اس میں اپنی تو صبح و سارا ملا  
 ہر سال جا رہا ہوں نبی ﷺ کے دیار تک  
 یوں فضلِ رب سے مجھ کو مرا مدعا ملا  
 میری حیات طیبہ میں جا کر سنور گئی  
 ابھی ہوئی جو دور تھی اس کا سرا ملا  
 تم اس سے پوچھنا شبِ راسرا کی کیفیت  
 جب عظمتِ نبی ﷺ کا کوئی آشنا ملا  
 ہے نور طاقِ قلب میں جاں کے اُطاق میں  
 ایسا مدحِ پاکِ نبی ﷺ کا دیا ملا  
 تم چھیڑنا تو اک ذرا طیبہ نگر کی بات  
 محمود سا جو تم کو کوئی سرپہرا ملا



## ورقِ نعلین

ناعتِ شبانہ روز جو بندہ دکھائی دے  
 ہنگامہ ہائے شہر میں تنہا دکھائی دے  
 گہرا ہے داغِ دُوری طیبہ کا قلب پر  
 یوں دیکھنے کو تو یہ ذرا سا دکھائی دے  
 باتیں جو میرے ساتھ کرے شہرِ نور کی  
 سب سے زیادہ وہ مجھے اچھا دکھائی دے  
 کرتا ہوں میں تو قصّہ پیسر ﷺ کے نام پر  
 ظاہر کی آنکھ سے جو تماشا دکھائی دے  
 مدحِ نبی ﷺ میں ایک یہ کرتا ہوں التجا  
 جو حال ہے آئینہ فردا دکھائی دے  
 لوگوں میں بھیکِ عمر بھر وہ بانٹتا پھرے  
 اُس در کا ایک بار جو منگتا دکھائی دے



## ورقہ

آیت آیت میں جو سرور ﷺ کا ہوا ذکر جمیل  
میرے آقا ﷺ کا ہے دنیا سے جدا ذکر جمیل  
ہم حصارِ رحمتِ ربّ جہاں میں آ گئے  
جب صبح و شب ہے لب پر آپ ﷺ کا ذکر جمیل  
وہ خصائص اور خصالِ سن کے متاثر ہوا  
جس نے بھی سرکارِ والا ﷺ کا سنا ذکر جمیل  
کھا کے قسمیں ان کی جاں کی ان کے شہرِ پاک کی  
کر رہا ہے کیسا قرآن میں خدا ذکر جمیل  
حوریانِ جنتِ الفردوس کا یہ ورد ہے  
قدسیانِ عرش کی بھی ہے صدا ذکر جمیل  
ان پہ رہتی ہے ہمیشہ رحمتِ حقِ مانت  
جو کیا کرتے ہیں آقا ﷺ کا سدا ذکر جمیل

ہے قامتِ رسولِ مکرم ﷺ کا مجرہ  
کوئی نہیں جسے کبھی سایہ دکھائی دے  
دیکھو جو دل کی آنکھ سے طیبہ کی سرزمین  
کنکر بھی ہو تو لٹوئے لالا دکھائی دے  
جانا پڑے گا در پہ نبیؐ کریم ﷺ کے  
جب مغرت کا کوئی نہ رستا دکھائی دے  
ہر بار میرے لب پہ رہی ہے یہی دُعا  
یا رب! مدینہ مجھ کو دوبارہ دکھائی دے  
جب چند ماہ طیبہٴ اقدس نہ جا سکوں  
ہر منظرِ حیات ادھورا دکھائی دے  
”محمودؑ ہے غلامِ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ“  
قسمت کی لوح پر یہی لکھا دکھائی دے



تو اگر رقصِ مسرت دیکھنا چاہے مرا  
چھیڑ دے اے دوست! آقا ﷺ کا ذرا ذکرِ جمیل

سرور کون و مکاں ﷺ کا کر رہے ہیں روز و شب  
کیا زبانِ حال سے ارض و سما ذکرِ جمیل  
ذکرِ شہرِ پاکِ طیبہ کو کہو ذکرِ حسین  
ہے مدحِ پاکِ شاہِ دوسرا ﷺ ذکرِ جمیل

جب حقائقِ آشنائی ہے تو پھر حق ہے یہی  
صرف دنیا میں ہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ذکرِ جمیل

ممتحنِ منکر نکیر آئے اسی دم و جہد میں  
قبر میں سرور ﷺ کا جب میں نے کیا ذکرِ جمیل

سامنے میزانِ محشر کئے وہ تھا محمود ہی  
وہ جو کرتا ہی گیا سرکار ﷺ کا ذکرِ جمیل



## ورقِ نعیم

اشکوں میں لہو دل کا بہا میری طرف سے  
تب پیش ہوا حرفِ ثنا میری طرف سے  
سرکار ﷺ کی جانب سے معافی ہے عطا ہے  
اور معصیت و جرم و خطا میری طرف سے

لبِ نعت کی خواہش میں جو نہیں کھولنا چاہوں  
بول اٹھیں نہ کیوں ارض و سما میری طرف سے

میں ان ﷺ پہ درود اس لیے پڑھتا ہوں شب و روز  
حق کوئی تو ہو جائے ادا میری طرف سے

سرکار ﷺ کی عظمت ہو کہ ہو حرمتِ طیبہ  
تسلیم ہے بے چوں و چرا میری طرف سے

رخِ جودِ پیہر ﷺ کا ہوا میری طرف کو  
کشکولِ عقیدت جو بڑھا میری طرف سے



## ورقہ

لبِ دل سے محبت کی جو اک لے سی نکلتی ہے  
 زباں پر آ کے وہ اشعارِ نعتوں کے اُگلتی ہے  
 دُورِ رنج و غم سے غم زدہ لوگو! نہ گھبراؤ  
 نبی ﷺ کا نام لینے سے بلا ہر ایک نلتی ہے  
 جہاں کے سارے اندھیارے تمھارا کیا بگاڑیں گے  
 جو دل میں عشقِ سرکارِ جہاں ﷺ کی شمع جلتی ہے  
 رضا سرور ﷺ کی پاکِ سر فیصلے کرتا ہے خالق بھی  
 وہ تیور دیکھ کر تقدیر اپنا رُخ بدلتی ہے  
 تمازت عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے وہ جس سے  
 زمانے کے علائق کی ہر اک زنجیر گلتی ہے  
 مرنے بارے میں اتنی بات غم خواروں پہ روشن ہے  
 طبیعتِ میری بس ذکرِ مدینہ سے بہکتی ہے

مخشر میں فرشتے جو سوالات کریں گے  
 بول انھیں گے محبوبِ خدا ﷺ میری طرف سے  
 الطاف و عنایات کریں گے مرنے سرور ﷺ  
 انھی جو "اعشیشی" کی صدا میری طرف سے  
 ممکن ہی نہیں اس میں سوا نعت کے کچھ ہو  
 مجموعہ جو آتا ہے نیا میری طرف سے  
 ہر وقت جو ہے ان کی توجہ مجھے حاصل  
 ہے مدحِ نبی ﷺ صبح و سہا میری طرف سے  
 مشکل میں ہے اُمت کی مدد کیجیے آقا ﷺ  
 پہنچائے گزارش یہ صبا میری طرف سے  
 میں نعت ہمہ وقت جو محمود کہوں بھی  
 ہو جائے گا کیا فرض ادا میری طرف سے؟



مبارک ہو تمہیں اسے رہ نوردان رہ طیبہ  
 یہی ہے راہ جو جنت کو سیدھی جا نکلتی ہے  
 رہ نعت پیبر ﷺ میں پھسلنا میرا ناممکن  
 اگرچہ دنیا روزانہ نئی اک چال چلتی ہے  
 مجھے دیکھو کہ طیبہ کی طرف جاتے ہوئے لوگو  
 قدم اٹھتے ہیں اور تقدیر میرے ساتھ چلتی ہے  
 مجھے آئے ہوئے طیبہ سے جب کچھ روز ہو جائیں  
 تمنا حاضری کی پھر سے سینے میں مچلتی ہے  
 میں مدح مصطفیٰ ﷺ علیٰ میں صبح کرتا ہوں  
 درود پاک کی مشغولیت میں شام ڈھلتی ہے  
 مقام و عظمت سرکار عالم ﷺ سے جو کمتر ہو  
 قسم ہے مجھ کو محمود ایسی ہر اک بات نکلتی ہے



## ورقِ نعل

در سرکار ﷺ کی دیکھوں تجلی ایک لمحے کو  
 اگر ہو جائے عزرائیل راضی ایک لمحے کو  
 خداوندِ مکاں و لامکاں نے صاد فرمایا  
 دکھائی جب کہیں آقا ﷺ نے مرضی ایک لمحے کو  
 مجھے ٹھہرایا میرے عجز نے، مصداقِ رحمت کا  
 نہیں آئی ہے شعروں میں تغلیٰ ایک لمحے کو  
 میں طے کرتا ہوں اک دم میں مسافت چودہ صدیوں کی  
 مدینے کا خیال آتا ہے جب بھی ایک لمحے کو  
 مجھے کعبے سے طیبہ لے کے پہنچے گی تصور میں  
 وہاں جو یاد آئے گی نبی ﷺ کی ایک لمحے کو  
 جو عبدِ مصطفیٰ ﷺ ہے اس کی ہوتذلیل کیا معنی  
 کبھی ہونے نہ دی آقا ﷺ نے سبکی ایک لمحے کو



## ورقہ

زباں میری خدا کی ترجمان ہے ایک مدت سے  
 مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں شادماں ہے ایک مدت سے  
 قدومِ پاکِ سرور ﷺ سے زمیں نے وہ شرف پایا  
 کہ آگے سرخیدہ آسمان ہے ایک مدت سے  
 مجھے موت آئے گی شہرِ حبیبِ ربِّ عالم ﷺ میں  
 رمرے دل میں یہ اک جذبہ جواں ہے ایک مدت سے  
 کبھی فرمائیں گے آقا ﷺ قدمِ رنجہ یہاں پھر بھی  
 اسی اُمید پر خوش کہکشاں ہے ایک مدت سے  
 رہِ سرکارِ والا ﷺ پر نہ چلنے کا نتیجہ ہے  
 سرِ ملت اگر بے سائبان ہے ایک مدت سے  
 کرم فرمائیے اک بار پھر محمود کے آقا ﷺ  
 نظامِ جبر و ظلمت حکمران ہے ایک مدت سے



ہزاروں سال فردوسِ بریں کئے پالے ہم نے  
 ہمیں جو دی پیہر ﷺ نے تسلی ایک لمحے کو

لیا نامِ نبی ﷺ تو ناخدائی خود خدا نے کی  
 اگر ڈولی بھنور میں میری کشتی ایک لمحے کو

جو تم جاؤ مدینے تو مجھے بھی ساتھ لے لینا  
 مجھے چاہو تو سمجھو تم طفیلی ایک لمحے کو

کچھ اتنی الفتِ سرور ﷺ کی دولت میں نے پائی ہے  
 نہیں یہ ختم ہوتی میری پونجی ایک لمحے کو

عطا کرتے ہیں آقا ﷺ سرخروئی اپنی نعتوں سے  
 جو چہرے پر کہیں آ جائے زردی ایک لمحے کو

ثنا گسترِ رسولِ پاک ﷺ کا محمود ہوں مجھ کو  
 پریشانی کبھی آئی تو وقتی ایک لمحے کو



## ورقہ

خدا نے جب سے کیا آشنا مدینے سے  
 کرم مدینے سے پایا عطا مدینے سے  
 طلب کرو جو بصدق و صفا مدینے سے  
 تو پاؤ دانش و فہم و ذکا مدینے سے  
 نہ ہونا مدینے رسول کریم ﷺ سے غافل  
 پیام آتا ہے صبح و ما مدینے سے  
 مدینہ دار شفا ہے مدینہ دار قرار  
 ہر اک مرض کی ملے گی دوا مدینے سے  
 اسی سے سارے جہاں کے چمن معطر ہیں  
 جو عطر لائی ہے بادِ صبا مدینے سے  
 تمام کھیتیاں شاداب کیوں نہ ہو جاتیں  
 اٹھی ہے لطف و کرم کی گھٹا مدینے سے

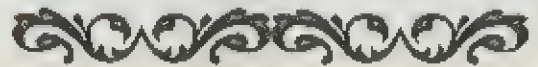
رہیں سے اور نہ اپنائیت کی بُو آئی  
 ملا تو ہم کو ملا راتنا مدینے سے  
 ہمارا کچھ نہ بگاڑا تمازتوں نے کبھی  
 ملی ہیں ٹھنڈکیں ایسی سدا مدینے سے  
 جو چشمِ ہوش سے دیکھا تو یہ ہوا معلوم  
 کہ ہر بھلے کی ہوئی ابتدا مدینے سے  
 بقیہ پاک میں تدفین کی تمنا ہے  
 ”مدینے لا کئے نہ لائے خدا مدینے سے“  
 سیاہ پوش ہوا ہجر کے سبب محمود  
 رہا جو کعبہ خالق مجدا مدینے سے  
 یمن کس لیے محمود اور در دیکھوں  
 مجھے حضور ﷺ نے سب کچھ دیا مدینے سے





## ورقنا

مجھے تو پاس بلائے خدا مدینے سے  
 ”مدینے لا کے“ نہ لائے خدا مدینے سے“  
 یہی تو ”قل“ کے غوامض کا اصل غامض ہے  
 کہ بات اپنی سنائے خدا مدینے سے  
 یہ دھر کے فرق پہ دستارِ قبۃِ اخضر  
 زمیں کا دفر بڑھائے خدا مدینے سے  
 کرم کرے جو کسی رہرو طریقت پر  
 تو راہِ کعبہ دکھائے خدا مدینے سے  
 ہزار خوب ہوں جنت کے باغ پر رضواں  
 مجھے بلانا نہ برائے خدا مدینے سے  
 کسی کو ویسے تو محمود ہو نہیں سکتی  
 ہوئی تو ہو گی لقاے خدا مدینے سے



## ورقنا

نہ ہو جو بُدِ حُسدِ بغض اور کینے سے  
 تو مت لگاؤ کبھی جالیوں کو سینے سے  
 فضائے طیبہ اقدس میں جو میسر ہو  
 ہزار درجہ ہے اچھی وہ موت چہنے سے  
 نمونہ دیکھو صحابہ کا اور خالق کا  
 کرد جو مدحِ پیبر ﷺ تو اس قرینے سے  
 کیں دیوں ایسے مریضوں کو جانتا ہوں جنہیں  
 شفا ملی ہے تو آبِ مدینہ پینے سے  
 بنیرِ سایہِ دائمِ نشستِ نعتیہ  
 شروع ہو گئی شوال کے مہینے سے  
 مری بھی ہے جو ہے سیماب کی دُعا محمود  
 ”مدینے لا کے“ نہ لائے خدا مدینے سے“



## ورقنا

وہ چہرہ نہ کیوں لائق توصیف و ثنا ہو  
جو گردِ رُو شہرِ پیہر ﷺ سے آتا ہو

کیوں میں نے نہ فی الفور درود اُن پہ پڑھا ہو  
جب نامِ پیہر ﷺ کا رلیا ہو یا سنا ہو  
کر پاؤ گے تب مہرِ رسالت سے تیش  
کچھ روشنیٰ عجز ہو کچھ نورِ وفا ہو

جا پہنچا جو قدیمِ پیہر ﷺ میں مودب  
کیونکر نہ ترے زیرِ قدم ظلِ ہما ہو

تحویل ہو قبلے کی نہ فی الفور تو کیسے  
جب پیشِ نظر رب کے پیہر ﷺ کی رضا ہو

پھر پھولے پھلے منفعتِ قلب کی کھیتی  
گر نشو و نما کے لیے طیبہ کی ہوا ہو

ہنگامہٴ عشر میں نکوں سر وہ رہے گا  
سر جس کا نہ دربارِ پیہر ﷺ میں جھکا ہو

اس شخص کے ایمان کا کیا کھوج لگاؤں  
جو مٹے گیا اور مدینے نہ گیا ہو

داروغہٴ جنت اسے خود راستا دے دے  
جس شخص نے نامِ اُن ﷺ کا محبت سے لیا ہو

ناعت جو بڑی شان سے جنت کی طرف جائے  
دربانِ جہنم کا اسے دیکھ رہا ہو

سرکارِ ﷺ ہے یہ دھجیاں اعمال کی اوڑھے  
”امت کو بھی اب رخلعتِ توقیر عطا ہو“

محمود کرے مدحِ نبی ﷺ تا دمِ آخر  
صدِ شکر جو یہ لوحِ مقدر پہ لکھا ہو



## ورقنہ

تحریر بہ اندازہٴ تاثیر عطا ہو  
 سرکار ﷺ! میرا اُنس کی تنویر عطا ہو  
 خواہش ہے کہ کتب سے نہ ناتا رہے باقی  
 سرکار ﷺ! کوئی خواب کی تعبیر عطا ہو  
 مل جائے اگر علم احادیث نبی ﷺ کا  
 گویا کہ تجھے نسخہٴ اکسیر عطا ہو  
 سرکارِ دو عالم ﷺ کے گھرانے کے علاوہ  
 کوئی ہے جسے آیہٴ تطہیر عطا ہو  
 بے دُش و زبوں حال و برہنہ ہے یہ آقا ﷺ  
 ”اُمّت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو“  
 رب صاد کرے اور ہوں مسرور پیہرِ ﷺ  
 محمود کو وہ ندرتِ تحریر عطا ہو



## ورقنہ

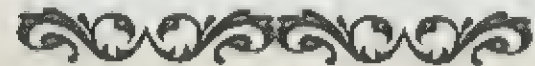
بے دُش ہیں ہم، حُجّتِ توقیر عطا ہو  
 محبوبِ خدا ﷺ! راحتِ توقیر عطا ہو  
 حیثیتِ ملت ہی نہیں کوئی رمل میں  
 سرکار ﷺ! کوئی صورتِ توقیر عطا ہو  
 چھٹکارا ملے عادتِ دریوزہ گری سے  
 اس طرح صلاحیتِ توقیر عطا ہو  
 ہر لحظہ ہے ذلت میں بھی کیفیتِ شدت  
 کوئی تو ہمیں ساعتِ توقیر عطا ہو  
 مدت سے ہے یہ خوار و زبوں اے مرے آقا ﷺ!  
 ”اُمّت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو“  
 محمود ہمارے بھی یہ حالات بدل جائیں  
 آقا ﷺ سے اگر رغبتِ توقیر عطا ہو





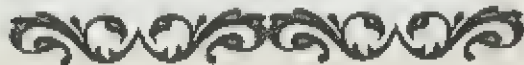
## ورقنہ

اے شاہِ عرب ﷺ خلعتِ توقیر عطا ہو  
 ہے حُسنِ طلبِ خلعتِ توقیر عطا ہو  
 سرکارِ ﷺ وقار آپ نے انسان کو بخشا  
 ”امت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو“  
 ہم چیتھڑے اوڑھے ہیں غم و رنج و تعب کے  
 سامانِ طرب خلعتِ توقیر عطا ہو  
 ملبوسِ ضلالت میں ہیں لپٹے ہوئے کب سے  
 ہو جنبشِ لب! خلعتِ توقیر عطا ہو  
 ہم قدرِ مذلت میں ہیں بے پیرونی ہے  
 پیغمبرِ رب ﷺ! خلعتِ توقیر عطا ہو  
 اقوامِ زمانہ میں نہیں عزتِ مسلم  
 کیا جائے کب خلعتِ توقیر عطا ہو



## ورقنہ

تھامے ہوئے سرکارِ ﷺ کا داماں مرے ماں باپ  
 محشر میں بھی ہیں خندہ و فرحاں مرے ماں باپ  
 تعلیمِ پیمرِ ﷺ کی کرامت سے رہے ہیں  
 اخلاص کے ایثار کے عنوان مرے ماں باپ  
 یوں الفتِ سرورِ ﷺ کا سبق مجھ کو پڑھایا  
 تھے بخششِ اولاد کے خواہاں مرے ماں باپ  
 ہوتا تھا فقط اس کا سبب یاوِ پیمرِ ﷺ  
 ہوتے تھے کسی وقت جو گریاں مرے ماں باپ  
 میں نے جو کہی نعت تو محسوس ہوا ہے  
 ہیں ساکنِ باغچہٴ رضواں مرے ماں باپ  
 یہ تربیت اُن کی ہے کہ محمود ہے ناعت  
 آقائے جہاں ﷺ! آپ پہ قرباں مرے ماں باپ



## ورقہ

لب لب جب اُس کو سرور ﷺ کا میسر ہو گیا  
 محترم تا حشر ہم کو ایک پتھر ہو گیا  
 کندہ اخضر پہ جب پہلی نظر میری پڑی  
 آنکھ کی پتلی پہ کندہ سارا منظر ہو گیا  
 ذکر جو گردِ مدینہ کا سخور نے کیا  
 وہ عروں شعر کے ماتھے کا جھومر ہو گیا  
 زم ہوا ہے اشہبِ تخمیل طیبہ کی طرف  
 سوچ کا یہ منفرد انداز رہبر ہو گیا  
 قابلِ اُنادِ بخشش بے گماں وہ سب ہوئے  
 عشقِ سرور ﷺ کا سبق جس جس کو اذہر ہو گیا  
 گوشہ چشمِ عقیدت با وضو ہونے لگا  
 ابرِ الطافِ نبی ﷺ جب سایہ گستر ہو گیا

پڑ گئی تھی جانے کب اس پر شفاعت کی نظر  
 جانے کب غائب مرے عصیاں کا دفتر ہو گیا  
 راز کیسے اہل تحقیق و تفحص پر کھلے  
 اُستینِ حنائیہ آخر گویا کیونکر ہو گیا  
 کیا نہیں صورتِ گری کے فن کا یہ ادبِ کمال  
 ”عکس خود عکاس کے جلوؤں کا پیکر ہو گیا“  
 پردہ الفت میں آپ آئینہ گر آئینہ تھا  
 ”عکس خود عکاس کے جلوؤں کا پیکر ہو گیا“  
 قربتِ قوسین و واوین شبِ معراج سے  
 ”عکس خود عکاس کے جلوؤں کا پیکر ہو گیا“  
 زمزمہ پیرائی کی جب حشر میں محمود نے  
 جلسہ نعتِ نبی ﷺ میدانِ محشر ہو گیا



## ورق نہا

بے ہنر بے علم مجھ سا نعت گستر ہو گیا  
پست قامت ہر طرح سے تھا قد آور ہو گیا  
بہشتِ سرور ﷺ ہوئی احوال کی اصلاح کو  
حال جب دنیائے آب و رنگ کا اتر ہو گیا  
یوں عنایتِ جیمبر ﷺ مجھ کو مستحضر رہیں  
خدمتِ آقا ﷺ میں میرا پیش محضر ہو گیا  
کثرتِ تذکارِ نورِ مصطفیٰ ﷺ کا فیض ہے  
زندگی کا ایک اک لمحہ منور ہو گیا  
خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ ہے جنت درکنار  
قطرہٗ آبِ مدینہ رشکِ کوثر ہو گیا  
جو کبھی چوکا نہ بابِ وثرِ سرور ﷺ میں رشید  
سب ملائک کی نظر میں وہ مؤثر ہو گیا



## ورق نہا

مظہرِ نورِ ازل نورِ ازل میں کھو گیا  
”عکسِ خود عکاس کے جلوؤں کا پیکر ہو گیا“  
فکر کی منقار میں لایا گلِ مدح نبی ﷺ  
ظاہرِ تخیل میرا جب بھی طیبہ کو گیا  
ابرِ الطافِ رسولِ اللہ ﷺ کے فیضان سے  
داغ ہائے معصیتِ اشکِ خجالت دھو گیا  
آنکھ جب کھولی تو ہم طیبہ سے کوسوں دور تھے  
ہو گئے بیدار تو کیا جب مقدر سو گیا  
جب محبت کم ہوئی سرکارِ ﷺ سے تو روح تک  
خواہشاتِ نفسِ امارہ کا پھیلاؤ گیا  
مشغلہ محمودِ آقا ﷺ پر درودِ پاک کا  
مزرعِ افکار میں تخمِ ارادت بو گیا





## ورقنا

ہو پس منظر میں جس کے عرش، جنت پیش منظر میں  
 اک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے ہفت کشور میں  
 کیا ہے رہنما اس نے جو قاموسِ محبت کو  
 مفہیم و معانی ہیں کئی حرفِ ثنا گر میں  
 سحابِ لطفِ سرور ﷺ نے مجھے سیراب کر ڈالا  
 عقیدت کی چمک دیکھی جو نبی آنکھوں کے گوہر میں  
 مجھے جب کوچہ ہائے شہر طیبہ یاد آتے ہیں  
 میں خلوت کے مزے لیتا ہوں ایسے میں بھرے گھر میں  
 ہمارے واسطے ان کو نمونہ حق نے ٹھہرایا  
 صفاتِ عالیہ جو ہیں صفاتِ حق کے مظہر میں  
 درِ سرکار ﷺ پر سر کو جھکانا سرفرازی ہے  
 بلندی ہفت افلاک جہاں کی ہے جھکے سر میں

یہ نگام قیامت تم گنہگارو! نہ گھبراؤ  
 قلم دانِ شفاعت پاؤ گے سرکار ﷺ کے بر میں

ازل سے میرے آقا ﷺ مرکزِ رشد و ہدایت تھے  
 ”نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں“  
 مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کا یہ تسلسل ہے  
 ”نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں“

ہیں مدارِ نبی ﷺ اجداد بھی، اولاد بھی، میں بھی  
 ”نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں“

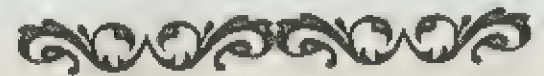
یقین ہے مجھ کو میری عاقبت محمود ہو جائے  
 کہیں آ جاؤں جو چشمِ کرم فرمائے سرور ﷺ میں

تسلط ہے یہاں دانائیِ نعتِ سبیر ﷺ کا  
 کوئی سودا سا سکتا نہیں محمود کے سر میں



## ورقہ

کیفیت حقیقت تک آگئی فسانے سے  
کیا پلٹ گئی کایا مصطفیٰ ﷺ کے آنے سے  
ہم رسول اکرم ﷺ کے کیوں نہ ہوں شاگستر  
ہم کو مل گیا سب کچھ ان کے آستانے سے  
آنکھ پھیر لی ہم نے ہاتھ اٹھا لیا ہم نے  
غیر مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اپنا دل لگانے سے  
فرد جس کے سارے ہیں جود و بذل میں یکتا  
نسبت غلامی ہے مجھ کو اُس گھرانے سے  
دیکھا اپنے آقا ﷺ کو قبر میں پہنچتے ہی  
دید کی ملی دولت موت کے بہانے سے  
اٹھ گئی مری جانب چشم لطف سرور ﷺ کی  
دوستو! بہت پہلے حال دل سنانے سے



## ورقہ

خوش ہو سرکار ﷺ کے تشریف یہاں لانے سے؟  
اپنے ایمان کو جانچو اسی پیمانے سے  
کیسے ممکن تھا خدا اپنی سمجھ میں آتا  
ہم نے تسلیم کر لیا آپ ﷺ کے فرمانے سے  
جن کی آنکھوں میں سایا ہے دیار سرور ﷺ  
کیا بہل جائیں گے رضوان کے بہلانے سے  
مُستگاری مرے اللہ ملے گی کب تک  
دوری طیبہ سرکار ﷺ کا غم کھانے سے  
عشق سرکار ﷺ کی گری کی قسم ہے تجھ کو  
سیکھ جاں دینے کے انداز تو پروانے سے  
جائے محمودِ پیہر ﷺ سے خدا کو پوچھے  
عاجز آجائے جو خالق کا نشان پانے سے



## ورقنہ

فرمائے گا خدا بھی تری التجا قبول  
ہو جائے۔ گر بارگہ مصطفیٰ ﷺ قبول

پہلے بھی اور بعد میں بھی جب پڑھا درود  
آخر نہ کیسے ہو گی ہماری دعا قبول  
صُفّہ پہ ہوں تو چھوڑ دے قالب کو میری روح  
دل سے مجھے جو ہے تو ہے ایسی قضا قبول

بس وہ کہیں نہ دوری شہر نبی ﷺ کی ہو  
عاصی ہوں یوں تو ہے مجھے ہر اک سزا قبول  
ہو گا عطا قبائل جنت نہ کیوں مجھے  
کر لے گا جب سفارش سرور ﷺ خدا قبول

سرکار ﷺ کے تحفظ ناموس کے لیے  
محمّد مجھ کو دل سے ہیں رنج و بلا قبول



## ورقنہ

پسند کرتا ہے لگتا ہے میرا رب مجھ کو  
دیا جو ذوق ثنائے شہ عرب ﷺ مجھ کو  
مرے حضور ﷺ کی مجھ پر جو چشم لطف رہی  
کسی بھی شے کی رہی ہی نہیں طلب مجھ کو  
اسی لیے تو ہے حاصل مجھے سکون و قرار  
نظر میں رکھتے ہیں میرے حبیب رب ﷺ مجھ کو

ق.....

نہ علم ہے مجھے سرکار ﷺ کے مراتب کا  
نہ بات کرنے کا آتا ہے کوئی ڈھب مجھ کو  
مگر میں پھر بھی مدح حضور ﷺ کرتا ہوں  
کہ رب نے دے دیا اذن شگفت لب مجھ کو  
یہی تو کرتا ہوں ہر سال میں دعا محمود  
رکھے مدینے میں اللہ باادب مجھ کو





## ورقنا

جو نام آقا و مولا ﷺ کا ہو غلام کے ساتھ  
ملے گی مغفرت اُس کو اس التزام کے ساتھ  
فرشتے اس کا بہت احترام کرتے ہیں  
جو نام لیتا ہے سرور ﷺ کا احترام کے ساتھ  
خصائص ان کے ہزاروں ہیں ان میں ایک یہ ہے  
نہیں پکارا انھیں رب نے ان کے نام کے ساتھ  
شرف یہ مسجد اقصیٰ کو مل گیا کہ یہاں  
نماز نبیوں نے کی ہے ادا امام کے ساتھ  
تقاضا حکم خدائے عظیم کا ہے یہی  
درود بھیجے حضور ﷺ پر سلام کے ساتھ  
حضور ﷺ آئے ہیں دنیاے آب و گل میں رشید  
ہمارے واسطے اللہ کے پیام کے ساتھ



## ورقنا

کرتی ہے آج نعت رقم میری چشمِ نم  
رکھتی ہے چاہتوں کا بھرم میری چشمِ نم  
یادِ نبی ﷺ کا منبع و مصدر ہے میرا دل  
ذکرِ نبی ﷺ کا جاہ و حشم میری چشمِ نم  
فرماتے ہیں وفور عنایت سے فیض یاب  
جب دیکھتے ہیں شاہِ اُمم ﷺ میری چشمِ نم  
احساں شناسیوں کے سحابِ خلوص میں  
مانے نہ کیوں نبی ﷺ کا کرم میری چشمِ نم  
ہیں منقبت سرائے نبی ﷺ میری روح و جاں  
اور مدح گو بجائے قلم میری چشمِ نم  
پہنچائے گی ترشحِ لطفِ رسول ﷺ میں  
محمود تا بہ باغِ ارم میری چشمِ نم



## ورقہ

جس کو آقا ﷺ پہ اعتماد رہا  
زندگی بھر وہ شخص شاد رہا

وہ بھی بخت لوگ ہیں بے شک  
جن کو لطف حضور ﷺ یاد رہا

ساباں رحمت نبی ﷺ کا تھا  
جس میں مجھ سا بھی کم سواد رہا

مجھ پہ لطف حضور ﷺ تھا ہر دم  
فصل رب اس پہ مستزاد رہا

شکل صل علیٰ میں یاروں سے  
بزم الفت کا انعقاد رہا

میں نے جب بھی قلم اٹھایا ہے  
شعر میں نعت کا مواد رہا

میری خوش بختیوں کا کیا کہنا  
نعت پر کبریا کا صاد رہا  
کون اس در سے نامراد گیا  
میں بھی طیبہ میں بامراد رہا

اس کا باعث تھی ہستی سرور ﷺ  
جو صحابہؓ میں اتحاد رہا

حکم آقا ﷺ کے باوجود اپنے  
قول اور فعل میں تضاد رہا

کیا محبت نبی ﷺ سے جب مجھ کو  
اپنے بھائی سے بھی عناد رہا

صبح و شب التفات سرور ﷺ پر  
میرا محمودؓ اعتقاد رہا



## ورق و ثمر

شدتِ حدّت میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی  
پیشِ سرور ﷺ حشر میں شرمندگی کام آ گئی

بادب رہنے سے آقا ﷺ کا کرم بے حد ہوا  
اس درِ فیض و عطا پر عاجزی کام آ گئی  
رازِ وحدانیتِ خلاقِ عالم کھل گیا  
کیا مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے آگہی کام آ گئی

ہم نے دینا چاہا جب ختمِ نبوت کا ثبوت  
آیہ اَثَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي کام آ گئی

مجھ کو بلوا ہی لیا سرکار ﷺ نے دربار میں  
”حد سے گزری تو مری آشفقتی کام آ گئی“

اس میں پھرتے پھرتے حاصل ہو گئی خلدِ بریں  
معصیتِ کاروں کو طیبہ کی گلی کام آ گئی

شوکت و اِجلالِ محبوبِ خدا ﷺ کے سامنے  
چشمِ نم کی بات لب کی خامشی کام آ گئی  
فردِ فیاضی میں جس گھر کے سبھی افراد تھے  
اُس گھرانے سے مری وابستگی کام آ گئی  
دیکھتے ہی اس کو اٹھی چشمِ الطاف و کرم  
فردِ اعمال اپنی کیسی ہی سہی کام آ گئی  
رستگاری کی کوئی صورت نہ جب باقی رہی  
حشر کے ہنگام میں نعتِ نبی ﷺ کام آ گئی  
رقص کرتے حشر میں عاصی یہ گاتے جائیں گے  
رحمتِ محبوبِ رب ﷺ کام آ گئی کام آ گئی  
نعت گو محمودِ موعودِ خلد جب ہو گا رواں  
سب پکار اٹھیں گے اس کی شاعری کام آ گئی





## ورقہ ۱۵

لطف جب سرکار ﷺ کی نظر کرم فرما گئی  
لے کے مجھ کو ساتھ سُوئے طیبہ و بطحا گئی

شدت الفت کی مدینے تک مجھے پہنچا گئی  
”حد سے گزری تو مری آشفگی کام آ گئی“

چیتھروں میں ڈھل چکا تھا اپنا ملبوسِ عمل  
رحمت سرکار ﷺ خلعتِ عشق کی پہنا گئی

حدتِ تکفیر سے بنجر زمیں جب تپ اُٹھی  
تو گھٹا سرکار ﷺ کی رحمت کی ہر سو چھا گئی

واپسی پر برکتوں کا ساتھ تھا جہمِ غفیر  
جب تمنا روضہ سرکار ﷺ تک تنہا گئی

اے مدینے کی زمین پاک! مجھ کو ڈھانپ لے  
محسبِ قالب میں اب تو روح بھی گھبرا گئی

عرضِ عاصی کی شفاعت کی عنایت کے لیے  
لحہ موجود ہے تا لمحہ فردا گئی

راہ میں اس کو سہارا رحمتِ رب نے دیا۔  
جب گزارش میری سُوئے آقا و مولا ﷺ گئی

رشک و حیرت سے انھیں زہاد سب تکنے لگے  
عاصیوں کو رحمتِ سرکار ﷺ جب اپنا گئی

بارہا طیبہ گیا ہوں پر وہاں کیا دیکھتا  
جب نگہ اُنھی سُوئے روضہ نظر دھندلا گئی

غور سے سن لو کہ یہ فرمودہ سرکار ﷺ ہے  
جس نے دنیا پائی اُس کے ہاتھ سے عقبی گئی

واسطہ جب میں نے محمود اپنے آقا ﷺ کا دیا  
خاک سے میری دعا تا عالم بالا گئی



## ورقنا

کر لے جو رقم نعت نبی ﷺ دیدہ نم خود  
طیبہ سے اُمد آئے گا اک ابر کرم خود  
جس شخص کو ہے ان سے محبت کا تعلق  
لے جائیں گے جنت میں اُسے شاہِ اُمم ﷺ خود

موسوم وہ کرتا ہے کہ سرور ﷺ کا خدا ہوں  
کھانی ہو جو خالق کو کبھی اپنی قسم خود  
نُصرت وہ طلب کرتے بھی ہیں یا نہیں کرتے  
کرتے ہیں گنہگاروں پہ سرکار ﷺ کرم خود

احکامِ پیبر ﷺ پہ عمل جب نہیں اپنا  
گویا کہ مُعاند ہیں اگر اپنے تو ہم خود  
یہ مجھ پہ ہے محمود کرم میرے نبی ﷺ کا  
طیبہ کی طرف اُٹھتے ہیں ہر سال قدم خود



## ورقنا

کوئی حضور ﷺ سا دنیا میں خوش جمال نہیں  
وہ بے مثال ہیں ان کی کوئی مثال نہیں  
دُکا کے قصر سے اعلامیہ ہوا جاری  
عروجِ سرورِ کونین ﷺ کو زوال نہیں

اُحد کے زخم ہوں یا ہوں شدائدِ طائف  
رُخِ رسولِ جہاں ﷺ پر ذرا ملال نہیں  
نہ ملتی طاقتِ گویائی ہی تو اچھا تھا  
جو لب پہ مدحتِ محبوبِ ذوالجلال ﷺ نہیں

شریعت اور ہے کیا اصل معرفت کیا ہے  
نبی ﷺ کا وصل ہی خالق کا گر وصال نہیں

کہیں تعلق کا نعتوں میں شائبہ بھی ملا؟  
جو شعر میرا ہے کیا عاجزی پہ دال نہیں

## ورقہ

رسول پاک ﷺ کا احقر پہ کم نوال نہیں  
 اگرچہ میرے لبوں پر کوئی سوال نہیں  
 مرے نبی ﷺ کی فضائل میں اور شاکل میں  
 کوئی نظیر نہیں ہے کوئی مثال نہیں  
 ہمارا رابطہ ہے چودہ صدیوں پہلے سے  
 نہیں جو ماضی تو فردا نہیں ہے حال نہیں  
 ہمارے واسطے حد احترام کے لائق  
 صحابہ ان ﷺ کے نہیں ہیں کہ ان کی آل نہیں!  
 نبی ﷺ کے شہر سے دوری کا زخم ہے ایسا  
 کسی طبیب کے ہاں اس کا اندمال نہیں  
 کہ ہر جہاں میں ہو شہرہ مرے پیہر ﷺ کا  
 یہی رشید کیا منشائے ذوالجلال نہیں!



میں جا رہا ہوں پیہر ﷺ کے شہر کو ہر سال  
 یہ کون کہتا ہے طاقت مری بحال نہیں  
 رہ حبیبِ خدائے عظیم ﷺ پر چل کر  
 زیاں کا نقص و ضرر کا کچھ احتمال نہیں  
 حواری جتنے بھی نبیوں کے تھے انہیں دیکھو  
 کہیں صہیب نہیں ہے کہیں بلال نہیں  
 نبی ﷺ کا لطف و کرم تجھ پہ ہو تو کیونکر ہو  
 جو تیرے لب پہ بھی حرف انفعال نہیں  
 مزا تو جب ہے عمل میں بھی نعت در آئے  
 فقط زبان سے اقرار کچھ کمال نہیں  
 کوئی بھی شخص یہ محمود کہ نہیں سکتا  
 کہ میرے شعروں کا مضمون حسب حال نہیں





## ورق و عود

دستِ مدحت سے چھڑا تارِ ربابِ رحمت  
 کھل گیا عاصیوں کے واسطے بابِ رحمت  
 میرے سرکار ﷺ ہیں خلاقِ دو عالم کے حبیب  
 سرورِ ہر دو جہاںِ حسنِ مآبِ رحمت  
 آئے سرور ﷺ تو بہارِ آئی خزاںِ دالوں پر  
 پھیل گئی چار طرف بوئے گلابِ رحمت  
 اس پہ کھل جائیں گے اسرارِ و غوامض کیا کیا  
 پڑھ کے دیکھے تو کوئی اب بھی کتابِ رحمت  
 کوئی سوچے تو مفاہیمِ عجب رکھتا ہے  
 میرے آقا کے لیے رب کا خطابِ رحمت  
 اس کی تعبیر کیں پاؤں گا خدا سے محمود  
 شہرِ سرکار ﷺ میں دیکھا تھا جو خوابِ رحمت



## ورق و عود

مقبولِ پیمر ﷺ جو ہوا اشکِ ندامت  
 امراضِ خطا کی ہے دوا اشکِ ندامت  
 خوش قسمتی میری ہے کہ سرکار ﷺ نے دیکھا  
 دامن پہ مرا گرتا ہوا اشکِ ندامت  
 بچے گا جو نبی بارگاہِ سرورِ دیں ﷺ میں  
 بخشے گا عقیدت کو جلا اشکِ ندامت  
 آقا ﷺ کی عنایت کا ترخ ہوا مجھ پر  
 جب میری خطاؤں پہ گرا اشکِ ندامت  
 یہ میرے جرائم پہ پیمر ﷺ کا کرم ہے  
 گرتا ہے کہیں یونہی بھلا اشکِ ندامت  
 محمود مدینے سے اٹھا ابرِ عنایت  
 کام آیا ہے اس طرح مرا اشکِ ندامت



## ورقہ

وقفِ نعت اپنے قلم کو دیکھ کر  
خوش ہوئے سرکار ﷺ ہم کو دیکھ کر  
سمتِ منزل کا بھی اندازہ ہوا  
آپ ﷺ کے نقشِ قدم کو دیکھ کر  
طالبِ طلبہ ہوئے قرآن میں  
شہرِ آقا ﷺ کی قسم کو دکھ کر  
روضہٴ سرکار ﷺ جب نظروں میں ہے  
کیا کروں باغِ ارم کو دیکھ کر  
لطف فرما مجھ پہ خالق ہو گیا  
میرے آقا ﷺ کے کرم کو دیکھ کر  
طبعِ پیغمبر ﷺ منقض ہو گئی  
بتلائے رنج ہم کو دیکھ کر

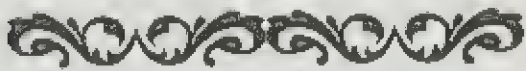
عاصیوں کو سوجھا رقصِ انبساط  
حشر میں شاہِ اُمم ﷺ کو دیکھ کر  
میرے آقا ﷺ کا بڑھا لطف و کرم  
پنچی نظروں سر کے خم کو دیکھ کر  
کچھ بڑھا دی ہم نے تسبیحِ درود  
ہر مسرت ہر الم کو دیکھ کر  
معرفتِ رب کی صحابہ کو ملی  
روئے شاہِ محتشم ﷺ کو دیکھ کر  
ہم خوشی کے مارے ہوں گے نعرہ زن  
حشر میں ان ﷺ کے علم کو دیکھ کر  
بے بصرِ قبلِ نواہی تھا رشید  
ہو گیا رہینا حرم کو دیکھ کر



## ورقہ

بس اک نگاہِ کرمِ تاحیات کافی ہے  
 حضور ﷺ کا یہ مجھے التفات کافی ہے  
 قبولِ خاطرِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ ہو اگر  
 تو ایک بات بہت ایک بات کافی ہے  
 ثنا کے واسطے توصیف کے لیے مجھ کو  
 بس ایک ذاتِ ستودہ صفات کافی ہے  
 ہے نعتِ پاک بہت حسنِ عاقبت کے لیے  
 برائے مغفرت درودِ صلوة کافی ہے  
 دُہائیِ دوں سرِ محشرِ رسولِ اکرم ﷺ کی  
 مرے لیے یہ برائے نجات کافی ہے  
 دیارِ سیدِ سادات ﷺ میں (مدینے میں)  
 حیات کافی ہے مجھ کو مہمات کافی ہے

نبی ﷺ کے ذکرِ حسین پر یہ رقص فرمائے  
 دلِ حزیں کو یہی واردات کافی ہے  
 حضورِ پاک ﷺ تو محبوبِ رب ہوئے مجھ کو  
 غلامِ چاکرِ سرورِ ﷺ کا ساتھ کافی ہے  
 ملے جو زمزم و آبِ مدینہ طیب  
 مرے لیے تو یہ آبِ حیات کافی ہے  
 مجھے ذخیرۂ کَلِفاظ کے لیے یارو  
 مدحِ پاکِ نبی ﷺ کی کُلمات کافی ہے  
 جو ہے رسولِ مکرم ﷺ کا اُسوۂ کامل  
 وہ وجہِ معرفتِ ممکنات کافی ہے  
 درود و نعتِ رسولِ کریم ﷺ کو محمود  
 بہت ہے صبح کا ہنگام رات کافی ہے





## ورقہ

دل میں ہے الفتِ سرور ﷺ کا اُجالا موجود  
نورِ خورشید و قمرِ بر میں ہے گویا موجود  
”مادِ مکت“ آپ ﷺ کے بارے میں جو خالق نے کہا  
کوئی دیکھو تو؟ ہے کیا اس میں اشارہ موجود  
یہ ہمہ وقت جو میں نعت سرا رہتا ہوں  
اس میں ہے واقعاً آپ ﷺ کا ایسا موجود  
دل کی آنکھوں سے جو نبی میں نے نبی ﷺ کو دیکھا  
ان کو پایا ہے سرِ عرشِ معلیٰ موجود  
رات ہو دن ہو کوئی وقت کوئی موسم ہو  
اپنے سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ ہے منگتا موجود  
معصیت کا روا ذرا خوف نہ لاؤ دل میں  
بخشوانے کو قیامت میں ہیں آقا ﷺ موجود

- ۱۱ رب کے بلوانے پہ اک رات نبی ﷺ آئے تھے  
آج تک ہے سرِ افلاک یہ چرچا موجود  
میری موجودگی ہر سال ضروری ہے یہاں  
یوں کہ قسمت کا ہے طیبہ میں ستارہ موجود  
۱۱ پاس محبوب ﷺ بھی موجود تھا لیکن پھر بھی  
قصرِ قوسین میں خالق رہا تنہا موجود  
۶ حشر میں لپکے مری سمت ملائک سارے  
”نعت“ کا تھا مرے ہاتھوں میں رسالہ موجود  
۱۲ ایک وجود آقا و مولا ﷺ ہی کا ایکپشن ہے  
اور ہر چیز کا دنیا میں ہے سایہ موجود  
نعتِ محمود کی ایسی نہ کوئی پاؤ گے  
شہرِ سرور ﷺ کا نہ ہو جس میں حوالہ موجود



Exception  
(استثنیٰ)



## راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

(اردو)

- 1- **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** شاعر کا پہلا اردو مجموعہ نعت جس میں ۲۲ حمدیں ۷۳ نعتیں اور ۱۳ مناقب ہیں۔ ۱۹۸۱ء ۱۹۷۷ء ۱۹۹۳ء (۱۳۶ صفحات)
- 2- **حدیث شوق** ۸ نعتیں ہیں۔ ۳۳ باب علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔ ۱۹۸۲ء (۷۶ صفحات)
- 3- **منشور نعت** پانچ سو اردو اور ۱۶۰ پنجابی فردیات۔ اردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ء (۷۶ صفحات)
- 4- **سیرت منظوم** نعت کی دنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (خطا: محمد یوسف گدینہ) ۱۹۹۲ء (۱۲۸ صفحات)
- 5- **۹۲** نعتیہ قطعات۔ حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی ”محمد“ (ﷺ) کے عدد کی نسبت سے۔ دیباچہ بعنوان ”کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر“ (خطا: جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم) ۱۹۹۳ء (۱۱۲ صفحات)
- 6- **شہرِ کرم** ۱۹۲ + ۱۳۳ فردیات ۷۸ متفرق اشعار اور ۹ قطعات۔ دنیا کے شعر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔ ۲۰ تا دو تصاویر۔ ۱۹۹۶ء (۱۹۲ صفحات)
- 7- **مدیح سرکار ﷺ** حضور ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے حوالے سے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ء (۱۲۳ صفحات)
- 8- **قطعات نعت** ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ء (۱۱۰ صفحات)
- 9- **حَقِّ عَلَى الصَّلَاةِ** ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات۔ دنیا کا پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۸ء (۱۵۳ صفحات)
- 10- **مختصات نعت** دنیا کے نعت میں محسنات کی ہیئت میں پہلا مجموعہ نعت۔ ۵۰ نمبر۔ بعض میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔ ۱۹۹۹ء (۱۱۲ صفحات)
- 11- **تضامین نعت** حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعار نعت پر تفسیریں۔ اس

حوالے سے اولیت کا حامل مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۱۲۴ صفحات)

- 12- **فردیات نعت** ۵۸۰ فردیات۔ اردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ”منشور نعت“ والے اشعار شامل نہیں۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)
- 13- **کتاب نعت** ۲۰۰۰ نعتیں (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات
- 14- **حرف نعت** ۵۳ نعتیں (حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی ”احمد“ (ﷺ) کے عدد کی مناسبت سے۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)
- 15- **نعت** ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں ”نعت“ کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)
- 16- **سلام ارادت** اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی ہیئت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)
- 17- **اشعار نعت** شاعر کا دوسرا اردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)
- 18- **اوراق نعت** ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)

(پنجابی)

- 1- **نعتان دی آئی** پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے تو تم یا اس کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس پر (۱۹۸۸ء میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۶۳ نعتیں۔ ۱۹۸۷ء (۱۳۴ صفحات)
- 2- **حق دی تائید** نعت و منقبت۔ ۱۹۵۶ء (۸ صفحات)
- 3- **سادے آقا سائیں ﷺ** ۳۶۸ نعتیہ فردیات۔ پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ”منشور نعت“ کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)

(مزید)

مجموعہ کلام ”منظومات“ (مطبوعہ ۱۹۹۵ء) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ”راج دلارے“ (مطبوعہ ۱۹۸۵ء ۱۹۸۷ء ۱۹۹۱ء) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆



## راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

- (1) منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ء-۱۶۰ صفحات (2) راج دلا رے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵ء-۱۹۹۱ء ۹۶ صفحات (3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳ء-۲۲۳ صفحات (4) غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳ء-۳۳۰ صفحات (5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵ء-۳۳۶ صفحات (6) نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵ء-۱۱۲ صفحات (7) اردو شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶ء-۴۰۸ صفحات (8) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۷ء-۴۳۰ صفحات (9) مدح رسول ﷺ (انتخاب نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳ء-۱۹۸ صفحات (10) نعت خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲ء-۱۹۸۸ء-۱۶۳ صفحات (11) نعت حافظہ حافظہ پہلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب (۱۹۸۷ء-۲۷۶ صفحات (12) قلزمِ رحمت (امیر بینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۱۹۸۷ء-۹۶ صفحات (13) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مہسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳ء۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات (14) نزول وحی (تحقیق) ۱۹۹۸ء-۱۳۲ صفحات (15) شعب ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹ء-۲۱۶ صفحات (16) تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالَمین ﷺ ۱۹۹۳ء-۲۵۶ صفحات (17) حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵ء-۲۵۶ صفحات (18) میرے سرکار ﷺ۔ ۱۹۸۷ء-۱۴۲ صفحات (19) حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳ء-۱۱۲ صفحات (20) درود و سلام۔ دس ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات (21) قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲ء-۱۳۳ صفحات (22) میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ ۱۹۹۱ء-۴۸ صفحات (23) عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ۔ ۱۹۹۱ء-۳۲ صفحات (24) احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات (25) ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (26) حمد و نعت۔ ۱۹۸۸ء-۲۲۳ صفحات (27) میلاد النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸ء-۳۳۶ صفحات (28) مدینہ النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸ء-۲۲۳ صفحات (29) سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲ء-۲۲۳ صفحات (30) دیارِ نور۔ ۱۹۹۵ء-۱۱۲ صفحات (31) سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹ء-۱۱۲ صفحات (32) اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (33) اقبال قائدِ اعظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن۔ ۱۶۰ صفحات (34) قائدِ اعظم افکار و کردار۔ ۱۹۸۵ء-۱۶۰ صفحات (35) تحریکِ ہجرت۔ ۱۹۲۰ء-تین ایڈیشن۔ ۳۶۳ صفحات (36) ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب (38) ترجمہ تعبیر الرُوح (39) نظریہ پاکستان اور نصالی کتب۔ ۱۹۷۱ء-۴۶۳ صفحات (40) مناقب سیدِ نبویؐ (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۲ء-۷۲ صفحات۔

